قرۃ العینین

فی اثبات المصافحۃ بالیدین

مصنف

مفتی ابو عمر امین اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

پسند فرمودہ

شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب شہیدؒ

پسند فرمودہ

شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی المدنی رح

پسند فرمودہ

شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا مفتی سید قمر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مکتبہ حنفیہ

9U بیسمنٹ عبدالغنی پلازہ محلہ جنگی پشاور

0348-1992627

Scanned by CamScan

ed by CamScanner

قرۃ العینین

فی اثبات المصافحۃ بالیدین

مصنف

صاحب مفتی ابو عمر امین اللہ برکاتہم العالیہ دامت

پسند فرمودہ

شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب شہیدؒ

پسند فرمودہ

شیخ القرآن حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی المدنی رح

پسند فرمودہ

شیخ القرآن حضرت مولانا مفتی سید قمر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مکتبہ حنفیہ

9U بیسمنٹ عبدالغنی پلازہ محلہ جنگی پشاور

0348-1992627

Scanned by CamScanner

by CamScanner

﴿تقریظ﴾

بقیۃ السلف شیخ المشائخ استاذ العلماء فخر المحدثین شیخ الحدیث مولانا حسن جان مدنی مدظلہ العالی امداد العلوم پشاور صدر مسجد درویش

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا رسول اللہ نبینا محمد بن عبد اللہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ ومن والاہ وعلیٰ من اتبع سنہ المطہرۃ فی شئون حیاتہ وھوٰہ۔

امابعد؛ زیرنظر رسالہ قرۃ العینین اپنی موضوع میں ایک تحقیقی مقالہ ہے جو مؤلف محترم مولانا مفتی امین اللہ صاحب کی کاوش اور محنت کا نتیجہ ہے موصوف نے انصاف اور تحقیق کے ساتھ اپنا پیش کردہ مسئلہ ثابت کیا ہوا ہے کہ دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا کمال سنت ہے بعض کم علم اور کم عقل لوگ امت مرحومہ میں غیر ضروری اور غیر ثابت شدہ مسائل سے انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں جس میں امت کی خیر خواہی اور اخلاص نہیں ہوتو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کی فتنوں سے امت کو محفوظ رکھیں، میری دعا ہے کہ یہ رسالہ پڑھنے والوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ اور موصوف کیلئے ذخیرہ آخرت ہو۔ (آمین)

محمد حسن جان غفرلہ ولوالدیہ

۱۴۲۴/۱۲/۸ھ

Scanned by Cam

﴿تقریظ﴾

استاد العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید شیر علی شاہ مدنی صاحب مدظلہ العالی دار العلوم حقانیہ نوشہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، أما بعد

برادر محترم مولانا مفتی امین اللہ صاحب کے بیش بہا زرین تالیف قرۃ العینین فی اثبات المصافحة بالیدین کا اول سے آخر تک ایک ہی مجلس میں بالاستیعاب مطالعہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ، محترم مفتی صاحب نے عجیب دلکش انداز میں اس اہم مسئلہ پر محققانہ سیر حاصل تبصرہ فرمایا ہے اور معتمد، مستند مصادر سے صحیح روایات کی روشنی میں دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا مسنون طریقہ مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے۔

اور ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے والوں کے استدلالات کے تشفی بخش جوابات سے رسالہ کی زینت کو دوبالا کر دیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن ما یجازی عبادہ العاملین بالسنن النبویة (علی صاحبها الف الف سلام وتحیة) ورزقہ مزید التوفیق لخدمة السنة المطهرہ وهو الموفق للصالحات وهو المستعان وعلیه التکلان وصلی اللہ تعالیٰ علی اشرف رسله وخاتم انبیائه وعلی آله واصحابه اجمعین.

شیر علی شاہ عفی اللہ عنہ

۱۴۲۴/۱۲/۲۹ھ

Scanned by CamSca

تقریظ

استادالعلماء شیخ الحدیث رئیس دارالافتاء دارالعلوم سرحد حضرت مولانا مفتی سید قمر صاحب دامت برکاتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ وسلم علی افضل خلقه اجمعین سیدنا ونبینا محمد وعلی اله واصحابه الطیبین الطاهرین وعلی من حافظ علی اتباع شریعته وسنته وکان لهدیه با حسان من التابعین.

وبعد۔ راقم اس رسالہ ''قرۃ العینین'' مئولفہ برادر محترم الفاضل مولانا مفتی امین اللہ صاحب کو عصر حاضر کا ایک قیمتی علمی سرمایہ سمجھتا ہے (والعلم عنداللہ ولا از کی علی اللہ احداً) الحمدللہ مصافحہ بالیدین کی اکملیت وافضلیت پر تسلی بخش انداز میں ایسا مفصل مدلل بحث مسطور ہے جس سے سلیم القلب نہ زائغ القلب کے دل ودماغ کو سکون نصیب ہوتا ہے۔

مولیٰ کریم سبحانہ وتعالیٰ علم دوست حضرات کو اس رسالہ سے استفادہ کی توفیق بخشے۔

اور اس محنت وکاوش کا دائم قائم اجر حضرت مفتی صاحب (مؤلف) کو عطا فرماتا رہے۔

جزاء دائمی ملتی رہی خلائق عالم سے کہ نصرت اواعانت کی ہے تم نے دین احمد کی

والسلام

سید قمر عفا اللہ عنہ

استادالحدیث جامعہ اسلامیہ (دارالعلوم سرحد)

۲۵ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۴ھ

Scanned by CamSca

فہرست مضامین

شمارہ	مضمون	صفحہ
۱	مقدمہ	08
۲	فضیلت المصافحہ	09
۳	اقوال محدثین اور فقہاء کرام	10
۴	قول محدث دہلوی شاہ ولی اللہ صاحبؒ	12
۵	دلائل بزعمہم کا تجزیہ	12
۶	ان لوگوں کا وجہ استدلال	12
۷	ان کی استدلالات سے جوابات	13
۸	دلائل قرآنی میں صیغہ واحد سے مراد تثنیہ	14
۹	احادیث شریف کی دلائل صیغہ واحد سے مراد تثنیہ	15
۱۰	عرف میں عضو واحد سے مراد تثنیہ	19
۱۱	جوابات از استدلالات بعض الناس	19
۱۲	قول شاہ انور شاہ کشمیریؒ	21
۱۳	چیلنج	22
۱۴	عرض	23

Scanned by Ca

الحمدللہ رب العلمین ولا عدوان الا علی الظلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالمرسلین وعلیٰ الہ الطاھرین وصحبہ اجمعین.

امابعد:

میرے عزیز مسلمان بھائیو! دین اسلام ابدی دین ہے اور پوری انسانیت کیلئے اس کے زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کا دین ہے۔ اسلئے اس دین کا تعلیمی اور قانونی نظام نہایت ہی جامع عمیق اور عالم گیر رکھا گیا ہے تاکہ کبھی بھی اس کی رہنمائی میں کسی قسم کی کمی اور نقص کا احساس کس کو نہ ہونے پائے موجودہ دور میں جبکہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں سے دوری بڑھتی جارہی ہے اور مسلمان اپنے دین کی تعلیمات کو چھوڑ کر غیروں کے طرز وطریقے اختیار کررہے ہیں۔ پس اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمان کو بار بار اسلامی تعلیمات اور نبی پاک ﷺ کی سنتوں کی طرف دعوت دی جائے۔

میرے رسالے کی تالیف کا سبب بعض متجد دین اور اباحت پسند لوگوں کی زیادتیاں ہیں جن کے زعم فاسد میں دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا خلاف سنت اور بدعت ہے۔ اس غرض کیلئے دل میں آرزو تھی کہ ایک ایسی مختصر رسالہ مرتب کی جائے کہ اصل حقیقت منکشف ہوجائے۔

کہ دونوں ہاتھ سے مصافحہ خلاف سنت اور بدعت ہے یا عین عمل بالسنت ہے؟

اس میں انشاءاللہ تعالیٰ ان کے شبہات کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ان لوگوں کے پاس ہیں آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اللہ جل جلالہ ہم سب کو دین کے صحیح راستے کی رہنمائی فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

Scanned by CamScanner

CamScanner

فضیلت المصافحة اور دلائل

(۱)عن البراء بن العازبؓ قال:قال رسول اللہ ﷺ اذاالتقی المسلمان فتصافحا وحمد اللہ واستغفراہ غفرلھما.(رواہ ابو داؤد، ۳۵۲ ج،۲)

ترجمہ:حضرت براء بن عازبؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

(۲) عن البراءؓ قال :قال رسول اللہ ﷺ مامن مسلمین یلتقیان فیتصافحان الّا غفر لھما قبل أن یتفرقا.(رواہ ابو داؤد،۳۵۲ ج۲.)

ترجمہ:حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

(۳) عن عطاء بن عبداللہ الخراسانیؒ قال:قال رسول اللہ ﷺ تصافحوا یذھب الغل تھادوا تحابوا،وتذھب الشحنآء۔ (رواہ مالك فی المو طا ۲۱۶)

ترجمہ:حضرت عطاء خراسانیؒ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مصافحہ کرو اس سے کینہ دور ہوتا ہے اور آپس میں ہدیہ لیا دیا کرو آپس میں محبت بڑھتی ہے اور عداوت ختم ہوتی ہے۔

تنبیہ:میرے عزیز مسلمان بھائیو جس طرح رسول پاک ﷺ سے نفس مصافحہ ثابت ہے۔اس طرح نبی پاک ﷺ سے مصافحہ کرنے کا طریقہ بھی ثابت ہے۔اس لئے علی الاعلان کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا ثابت ہے اور یہی سنت ہے۔

(٤)قال ابن مسعودؓ :علمنی النبی ﷺ التشھدو کفی بین کفیه کما یعلمنی السورۃ من القرآن التحیات للہ الخ.

(صحیح بخاری ص۹۲۶ ج۲،صحیح)(مسلم ص۱۷۳،سنن نسائی ص۱۷۵ ج۱)

Scanned by Ca

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضورﷺ نے اس حالت میں تشہد سکھائی کہ میری ہتھیلی حضورﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی اور تشہد اس طرح سکھائی جیسا کہ قرآن کریم کی سورتیں سکھایا کرتے تھے۔

امام بخاریؒ نے اس روایت کو باب المصافحہ میں ذکر کر کے اثبات المصافحہ پر استدلال کیا ہے اس میں مصافحہ بالیدین کا ذکر ہے اور امام بخاریؒ نے باب الاخذ بالیدین میں بھی ذکر فرمایا اور صحیح بخاری کے مشہور شُرّاح حضرت حافظ ابن حجرؒ، علامہ عینیؒ، علامہ کرمانیؒ۔ اور علامہ قسطلانیؒ، نے باب المصافحہ اور باب الاخذ بالیدین میں اس روایت سے امام بخاریؒ کے استدلال پر کوئی اشکال نہیں فرمایا یہ اس کی واضح دلیل ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی یہ استدلال صحیح ہے۔

اس حدیث شریف میں اگرچہ مصافحۃ التعلیم کا ذکر ہے لیکن امام بخاریؒ نے اس سے مصافحہ مطلقہ ثابت کیا ہے جو مصافحۃ الملاقات کو بھی شامل ہے اور امام بخاریؒ کا مصافحۃ التعلیم سے مصافحۃ الملاقات پر استدلال بالکل واضح ہے اس لئے کہ جس طرح تعلیم موقع مودّت ومحبت ہے اسی طرح ملاقات بھی۔ جو حضرات فرق کرتے ہیں ان کا دعویٰ بالکل دلیل ہے ان کے پاس نہ کوئی روایۃً اور نہ درایۃً دلیل ہے۔

امام بخاریؒ نے باب الاخذ بالیدین کا عنوان قائم فرمایا انہوں نے اس مسئلہ کے بارے میں اپنا موقف ظاہر فرمایا کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہئے اور مصافحہ کے باب ذیل میں فرمایا کہ وصافح حماد بن زیدؒ عبداللہ بن المبارکؒ بیدیہ (بخاری ۹۲۶ ج ۲)

ترجمہ: یعنی امام حماد بن زیدؒ نے عبداللہ بن المبارکؒ سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

اہل علم حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ امام بخاریؒ کی غرض اس باب سے یہی ہے کہ نبیﷺ بھی دو ہاتھ سے مصافحہ فرماتے تھے اور بعد میں بھی اسی پر عمل جاری رہا اور یہی روایت امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

(۵) عن اسماعیل بن ابراھیمؒ قال: رایت حماد بن زیدؒ وجاء ہ ابن مبارکؒ بمکۃ فصافحہ بکلتا یدیہ (فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۔ ۶۸ ج ۱۱)

Scanned by CamScanner

ترجمہ: اسماعیل بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زیدؒ کو دیکھا کہ انکے پاس عبداللہ بن مبارکؒ مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو آپؒ نے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

حماد بن زیدؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ اپنے زمانے کے اکابر ائمہ میں شمار ہوتے ہیں۔

قال عبدالرحمٰن بن مهدیؒ: الائمة اربعة مالكؒ، وسفيان الثوری، وحماد بن زیدؒ، وابن المبارك۔ (تذکر الحفاظ ۲۷۵ ج ۱)

(۶) بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے عورتوں سے نبی ﷺ کی بیعت کا طریقہ بیان فرمانے کے بعد قسم کھا کر فرمایا واللہ بیعت لیتے وقت نبی اقدس ﷺ کا دست مبارک کبھی کسی عورت کے ساتھ مس نہیں ہوا محض زبانی اقرار لے کر فرمادیتے قد بایعتك یعنی میں نے تیرے بیعت قبول کرلی (بخاری۔ ۷۲۶) علامہ عینی حنفیؒ اور علامہ قسطلانی شافعیؒ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کی اس روایت اور حضرت محمد ﷺ کے عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ قد بایعتك ای بالكلام لا بالید كما یبایع الرجال بالمصافحة بالیدین۔ (عمدۃ القاری ۲۳۱ ج ۱۹۔ ارشاد الساری ۳۸۰ ج ۷)

ترجمہ: حضرت نبی ﷺ کے قد بایعتك کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے بیعت ہونے والی عورتوں سے صرف زبانی بیعت قبول فرمائی تھی ہاتھ میں ہاتھ لے کر اس طرح بیعت نہیں فرمائی تھی جیسا کہ مرد صحابہ کرامؓ سے بیعت لیتے وقت حضرت اقدس ﷺ اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کے ساتھ مصافحہ فرمایا کرتے تھے۔

(۷) محدثین حضرات کے علاوہ فقہائے امت کے نزدیک بھی دونوں ہاتھوں کے ساتھ مصافحہ سنت ہے چنانچہ مجالس الابرار میں ہے والسنة ان تكون بكلتا الیدین۔ ص ۲۹۸ اور علامہ ابن عابدینؒ لکھتے ہیں وتمامه الخ و نَصُّه وهی الصاق صفحة الكف بالكف واقبال الوجه بالوجه فاخذ الاصابع لیس بالمصافحة خلافا للرو افض والسنة ان تكون بكلتا یدیه و بغیر حائل من ثوب او غیره و عند اللقاء بعد السلام الخ (ردالمختار ۲۳۳ ج ۵)

Scanned by CamS

d by CamScanner

(۸) محدث دہلوی علامہ شاہ ولی اللہؒ نے مصافحہ کی روح کے بارے میں صاف فرمایا ہے کہ مصافحہ کا روح کیا ہے؟ اپنے مسلمان بھائی سے بشاشت سے پیش آنا باہمی الفت ومحبت کا اظہار ہے۔ (حجۃ اللہ البالغۃ ۱۹۸۔)

جب فطرت سلیمہ کی طرف رجوع کیا جائے تو صاف محسوس ہوگا کہ دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنے میں اپنے مسلمان بھائی کے سامنے تواضع ،انکساری،الفت ومحبت ،اور بشاشت کی کیفیت پائی جاتی ہے اور ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے میں نہیں پائی جاتی۔

میرے بھائیو معلوم ہوا کہ مصافحہ بالیدین میں کسی کا خلاف نہیں ہے سوائے چند متجددین اور اباحت پسندوں کے مثل ضفادع حیاض۔

دلائل بزعمھم کا تجزیہ

یعنی جولوگ ایک ہاتھ کے ساتھ مصافحہ کرنے کو سنت کہتے اور دونوں ہاتھ سے مصافحہ کو خلاف سنت کہتے ہیں۔

(۱) روایت ابن مسعودؓ سے استدلال کرتے ہیں۔

عن ابن مسعودؓ عن رسول اللہ ﷺ قال تمام التحیۃ الاخذ بالید (ترمذی ۱۰۲ ج ۲)

(۲) انس بن مالکؓ کے روایت سے استدلال کرتے ہیں قال : فیاخذبیدہ ویصافحہ؟ قال نعم (ترمذی ص ۱۹۷ ج ۲۔)

(۳) حدیث ابن عمرؓ اذاودّع رجلاًاخذ بیدہ (سنن ترمذی ص ۱۸۲ ج ۲)

(۴) حدیث حذیفہ واخذ بیدہ مصافحہ (الترغیب للمنذری ص ۴۲۳۔)

(۵) حدیث سلمان فارسیؓ فاخذبیدہ (مجمع الذوائدا ص ۲۷ ج ۸۔)

(۶) عبدبن غندی روایت یا خذبیدہ (عون المعبود ص ۱۱۴ ج ۱۴)

(۷) حدیث ابن عمرؓ اخذ بیدہ (ترمذی ص ۱۸۲ ج ۲۔)

ان لوگوں کی وجہ استدلال

(۱) یہ حضرات کہتے ہیں کہ ان تمام احادیث میں یـد کا لفظ ہے اور یہ واحد کا صیغہ ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ ایک ہاتھ

Scanned by CamSc

پکڑنے سے مصافحہ کرنا ہی مسنون ہے کیونکہ حدیث میں لفظ یدین نہیں ہے لہذا دونوں ہاتھ پکڑنے سے مصافحہ کرنا خلاف سنت ہے۔

(۲) لغت کی کتابوں میں مصافحہ کا معنی الاخذ بالید وغیرہ ہے یعنی ایک ہاتھ پکڑنے کو مصافحہ کہتے ہیں۔

ان کی استدلالات سے جوابات

(۱) ان کی یہ استدلال بالکل صحیح نہیں ہے کیونکہ ید کا لفظ اسم جنس ہے اور اسم جنس کا اطلاق ایک ہاتھ اور دونوں ہاتھ پر بھی ہوتا ہے تو جن احادیث میں ید ذکر ہے اس سے مراد دونوں ہاتھ ہیں۔

کیونکہ قاعدہ وقانون ہے۔ کہ انسان کے جو عضو دو، دو ہیں ان کیلئے جب واحد کا لفظ یا صیغہ ذکر ہو جائے تو دونوں ہم جنس عضو مراد ہوتے ہیں، مثلاً قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرعون کی بیوی کا قول نقل فرمایا ہے کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرعون سے کہا قرة عين لی ولك. (سورۃ قصص ۹)

ترجمہ: کہ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس آیت کریمہ میں عین واحد کا صیغہ ہے، لیکن اس سے ایک آنکھ مراد نہیں کہ اس بچے کو دیکھ کر ایک آنکھ تو ٹھنڈی ہو اور دوسری میں ناسور آجائے بلکہ اس سے دونوں آنکھیں ہی مراد ہیں کہ بچہ میری اور تیری دونوں آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یعنی اسطرح ایک آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ یعنی ایک آنکھ ذکر ہے لیکن مراد دونوں آنکھیں ہے۔

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے فرجعنك الى امك كی تقر عينها ولا تحزن۔ (طٰہٰ آیۃ ۴۰)

ترجمہ: کہ ہم نے آپ کو آپ کی والدہ کی گود میں اس لئے لوٹا دیا تا کہ آپ کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غمگین بھی نہ ہوں اس آیت مبارکہ میں بھی عین کا لفظ واحد ہے، لیکن مراد دونوں ہیں۔

(۳) حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا فكلی واشربی وقری عينا. (سورۃ مریم ۲۶)

ترجمہ: کہ کھاؤ پیو اور اپنے بچے کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ یہاں بھی عین واحد کا صیغہ ہے لیکن اس سے دونوں آنکھیں مراد ہیں۔

Scanned by CamS

(۴)ارشاد باری تعالیٰ ہے ولا تجعل یدك مغلولة الی عنقك ولا تبسطها كل البسط فتقعد ملوماً محسوراً۔ (آیة سورة اسراء ۲۹)

ترجمہ: ''اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر تو ملامت کیا ہوا در ماندہ بیٹھ جائے''۔ اس آیت مبارکہ کے پہلے جملے میں لفظ ید واحد ہے جو تثنیہ کے معنی میں ہے اور دوسرے میں ہا ضمیر واحد مؤنث ہے جو پہلے جملے میں لفظ ید کی طرف راجع ہے جو کہ واحد مؤنث ہے یعنی دو جگہ تثنیہ کی بجائے واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

(۵)اور اسی طرح اللہ پاک کا ارشاد ہے ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوة۔ (آیة البقرة ۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور انکی آنکھوں پر بھی پردہ ہے۔

اس آیت مبارکہ میں ابصار ،بصر ،کی جمع ہے اور هم ضمیر بھی جمع ہے اس کا معنیٰ ہے ہر ایک کافر کا ایک ایک آنکھ ہے کیونکہ ایک قاعدہ مسلمہ عند العلماء ہے کہ جمع کا مقابلہ جمع کے ساتھ آجائے جیسے ابصار اور هم دونوں ہیں تو اس صورت میں آحاد کی تقسیم آحاد پر ہوتی ہے جیسے عرب کہتے ہیں۔ رکبوا دوابهم، رکبوا جمع ہے اور دوابهم بھی جمع ہے معنی یہ ہوگا کہ ہر شخص ایک ایک سواری پر سوار ہو گیا یعنی ایک سوار ایک سواری اسی طرح ابصار هم کا بھی مطلب یہ ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک کی ایک آنکھ پر پردہ ہے لیکن یہ بات ٹھیک نہیں ہے بلکہ یہاں مراد ایک سے دو آنکھیں ہی ہیں جسکا مطلب یہ ہوا کہ اس آیت مبارکہ میں بھی تثنیہ کیلئے واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

اور نیز قل للمؤمنین یغضو امن ابصارهم وقل للمئومنات یغضضن من ابصارهن ۔

(سورة نور ۳۰)

اور قول باری تعالیٰ فاغسلو ا وجوهكم وایدیكم (اية سورة مائده٦)

کا بھی مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق معنیٰ کریں گے بہر حال یہ بات بالکل واضح ہے کہ انسان کے جو عضو دو دو ہیں ان

Scanned by CamScanner

کیلئے واحد کا صیغہ بولیں تو دونوں ہم جنس عضو مراد ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کے علاوہ احادیث مبارکہ میں بھی اس کی بیشمار مثالیں موجود ہیں۔

(۱) مثلاً حدیث شریف میں ہے عن عبداللہ بن عمروؓ قال: خرج علینا رسول اللہ ﷺ وفی یدہ کتابان فقال اتدرون ما ھذان کتابان؟ فقلنا لا یا رسول اللہ الاأن تخبرنا فقال:للذی فی یدہ الیمنیٰ ھذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اھل الجنۃ واسماء اٰبائھم وقبائلھم ثم اجمل علیٰ اٰخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابداً ثم قال للذی فی شمالہ ھذاالکتاب من رب العلمین فیہ اسمآء اھل النار و اسماء اٰبائھم وقبائلھم ثم اجمل علیٰ اٰخرھم فلا یزادفیھم ولا ینقص عنھم ابداً۔ (الحدیث) (رواہ الترمذی ۳۶ ج ۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہم لوگوں کے پاس اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں اور فرمایا کہ کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ دونوں کتابیں کیا ہیں؟ تو ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ مگر یہ کہ آپ ہم کو بتلا دیں پھر آپ ﷺ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا جو آپ کے دائیں ہاتھ میں تھا کہ یہ رب العلمین کی طرف سے ایسا کتاب ہے جس میں اہل جنت اور انکے باپ، دادا، اور انکے قبائل کے نام ہیں۔

اور پھر سب کا حساب آخر تک جوڑا کر رکھ لیا گیا ہے ان میں ہمیشہ کیلئے کمی زیادتی نہیں ہوگی۔

پھر اس کتاب کے بارے میں فرمایا جو آپ ﷺ کے بائیں ہاتھ میں تھا کہ یہ رب العلمین کی طرف سے ایسا کتاب ہے کہ جس میں اہل جہنم اور انکے باپ، دادا، اور ان کے قبائل کے نام ہیں اور پھر آخر تک حساب لگا کر جوڑ لیا گیا ہے لہذا ہمیشہ کیلئے ان میں کمی زیادتی نہیں ہوگی۔

اس حدیث شریف میں وفی یدہ کتابان میں لفظ ید دونوں ہاتھوں کے لئے قطعی طور پر استعمال ہوا ہے جسکا کوئی انکار نہیں کرسکتا اور اسمیں ایک ہاتھ مراد لینے کا احتمال بھی باقی نہیں ہے بلکہ دونوں ہاتھ مراد ہونے پر پوری امت کا اتفاق ہے کیونکہ اسی حدیث میں ہے فقال:للذی فی یدہ الیمنی اور ثم قال للذی فی شمالہ

Scanned by CamScanner

by CamScanner

جس سے صراحتہ یہ بات واضح ہے کہ ''وفی یدہ کتابان ''میں ید سے مراد دونوں ہاتھ ہیں۔

لہذا اگر حدیث مصافحہ میں جہاں ید کا لفظ ہے وہاں پر دونوں ہاتھ مراد لیا جائے تو کیا اشکال ہے؟

(۲) صحیح بخاری میں روایت ہے اسمیں بھی لفظ ید دونوں ہاتھوں کیلئے استعمال کیا گیا ہے اور اسمیں بھی ایک ہاتھ کے معنیٰ کا احتمال نہیں ہے ہر عربی دان ید کے لفظ سے دونوں ہاتھ مراد لینے کا قائل ہے۔

حدیث شریف ملاحظہ فرمائے عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال: اذا استیقظ احدکم من نومہ فلیغسل یدہ قبل أن یدخل فی وضوئہ فان احدکم لا یدری أین باتت یدہ.

(البخاری ص ۳۸ ج ۱، ومسلم ص ۱۳۶ ج ۱۔ اور ترمذی ص ۳۱ ج ۱)

ترجمہ (حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو جائے تو وضوء کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو ضرور دھولے اسلئے کہ تم میں سے کسی کو پتہ نہیں ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ نے کہاں رات گزاری) اس حدیث مبارکہ میں لفظ ید مستعمل ہے اور اس سے دونوں ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا ہے کوئی عاقل یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ یہاں پر لفظ ید مستعمل سے ایک ہاتھ مراد ہے کہ صرف ایک ہاتھ کا دھونا ضروری ہے دوسرے کا نہیں جس طرح ان روایات میں لفظ ید سے ایک ہاتھ مراد نہیں ہے اسطرح مصافحہ کی روایات میں لفظ ید سے ایک ہاتھ مراد نہیں ہے بلکہ دو ہاتھ مراد ہے۔

(۳) مسلم شریف کی روایت ہے۔ من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ (الحدیث) (رواہ مسلم ص ۱۷۷)

ترجمہ: کہ تم سے جو شخص کوئی غیر شرعی کام ہوتا ہوا دیکھے تو اس پر لازم ہے۔ کہ اس غیر شرعی کام کو اپنے ہاتھوں سے بدل ڈالے؛ اس حدیث مبارکہ میں بھی ید کا استعمال یدین یعنی دو ہاتھ کے معنی میں ہے۔

(٤) مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ امام الأنبیاء ﷺ نے فرمایا۔ لا خیر فی جلوس الطرقات الا لمن ھدی السبیل، ورد التحیۃ، وغض البصر، وأعان علی الحمولۃ۔ (الحدیث) (مشکوٰۃ ص ۹۹)

Scanned by CamSca

by CamScanner

ترجمہ:(کوئی خیر نہیں ہے گزرگاہوں پر فضول بیٹھنے کا مگر فقط اسی شخص کو اجازت ہے جو بھولے ہوئے کو راستہ بتائے، اور سلام کا جواب دے، اور اپنی آنکھیں نیچے رکھے، اور کسی کو بوجھ اٹھانے میں مدد دے) اس حدیث شریف میں بصر کا لفظ آیا ہے بصر کا معنی آنکھ ہے اور یہ لفظ واحد ہے لیکن بالاتفاق بمعنی عینین یعنی دو آنکھیں ہے کیونکہ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ شاہراہ پر بیٹھے تو اپنی آنکھیں نیچے رکھے مبادا کوئی غیر محرم عورت اس کے سامنے آجائے اور وہ اسے دیکھ کر گناہ گار ہو جائے۔ حدیث شریف کا مطلب یہ نہیں کہ ایک آنکھ کھلی اور ایک آنکھ بند رکھے۔

(۵) ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی ﷺ نے وضوء فرمانے کیلئے پانی منگوایا فافرغ علیٰ یدہ

(بخاری شریف ص ۳۱ ج ۱)

ترجمہ: یعنی نبی ﷺ نے وہ پانی اپنے ہاتھوں پر ڈالا اس کے بعد اس حدیث میں فغسل یدہ آیا ہے یعنی پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا اسمیں دو دفعہ ید آیا ہے ید واحد صیغہ ہے لیکن بالاتفاق یدین مراد ہے یعنی دونوں ہاتھ حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ سید المرسلین ﷺ نے صرف ایک ہاتھ دھونے پر ہی اکتفاء کر لیا ہو یہ بالکل غلط ہے۔

(۶) اسی طرح بخاری میں ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسول پاک ﷺ کے غسل کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا غسل یدہ مرتین او ثلاثا۔ (بخاری ص ۳۹ ج ۱)

اس حدیث مبارکہ میں بھی ید واحد صیغے سے دونوں ہاتھ مراد ہیں۔

(۷) اس طرح حدیث عائشہؓ میں ہے کان رسول اللہ ﷺ اذا اغتسل من الجنابۃ غسل یدہ ۔ (رواہ البخاری ص ۳۰ ج ۱)

ترجمہ: یعنی جب رسول پاک ﷺ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھو لیتے۔

(۸) حضرت عمرانؓ خلیفہ ثالث امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمانؓ کے وضوء کی طریقہ کچھ اس طرح نقل کرتے ہیں

رأیت عثمانؓ توضا فافرغ یدہ ثلاثاً ثم تمض (بخاری شریف ج ۱)

Scanned by CamSca

l by CamScanner

ترجمہ: حضرت عمرانؓ کہتے ہیں ''کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا تو آپؓ نے تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور پھر مضمضہ یعنی کلی کی) اس حدیث شریف میں بھی یدسے یدین یعنی دونوں ہاتھ مراد ہیں بالاتفاق''۔

(۹) ایک روایت بخاری میں ہے زنا العین النظر (بخاری ص ۹۲۳ ج ۱)

یعنی غیر محرم کی طرف بُری نظر سے دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے اسمیں عیـــن واحد صیغہ ہے جس سے مراد تثنیہ ہے یعنی عینین دونوں آنکھیں۔

(۱۰) اسی طرح ایک مشہور حدیث ہے عن ابی موسیٰؓ قال: قالوا یا رسول اللہ ﷺ ای الاسلام افضل؟ قال: من سلم المسلمون من لسانه ویده ۔ (رواہ البخاری ص ۱۱۔ ج۔۱)

تـــرجـمـــہ: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کونسے مسلمان کا اسلام افضل ہے؟ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مسلمان کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں ''یعنی وہ اپنی زبان سے کسی کو بُرا نہ کہے اور اپنی ہاتھوں سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔

اس حدیث میں بھی یدواحد کا صیغہ ہے مراد تثنیہ ہے یعنی دونوں ہاتھ ہیں کیونکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کی دونوں ہاتھوں سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک ہاتھ کی تکلیف سے تو محفوظ ہو جائے لیکن دونوں ہاتھوں سے مسلمان کو تکلیف اگر دیا جائے تو خیر ہے۔

(۱۱) اسی طرح رسول پاک ﷺ نے ایک صحابیؓ کو والدہ کی خدمت پر راغب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ فـــان الجنة تحت رجلها۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۱)

ترجمہ: کہ جنت ماں کے پاؤں کے تلے ہے اس حدیث مبارکہ میں رِجل واحد صیغہ ہے مرادِ رجلین یعنی تثنیہ ہے کیونکہ کوئی یہ نہیں کہتا کہ اس حدیث شریف میں صرف ایک پاؤں کے نیچے جنت ہونے کا ثبوت ہے دوسرے کے نیچے نہیں ہے لہذا یہاں بھی واحد کا صیغہ رِجل بول کر اس سے تثنیہ رِجلین یعنی دونوں پاؤں مراد ہیں۔ تلك عشرة كاملة۔

Scanned by CamScanner

CamScanner

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے چند مثالوں سے معلوم ہوا کہ اہل عرب حضرات تثنیہ کیلئے واحد کا استعمال عام طور پر کرتے رہتے ہیں عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی ایسے الفاظ ملتے ہیں مثلاً اردو زبان میں ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان کے الفاظ جس طرح واحد کے لئے استعمال ہوتے ہیں اسی طرح تثنیہ کے لئے بھی عموماً ان الفاظ کا استعمال ہوتا رہتا ہے۔

(۱) جیسے کوئی کہتا ہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے تجھے وہاں کھڑے دیکھا تھا تو کیا اس جملہ سے کوئی بے وقوف یہ سمجھے گا کہ یہ آدمی کانا ہے؟

(۲) ایک شخص کہتا ہے میں نے اپنے کان سے تیری بات سنی تھی تو کیا سمجھا جائے گا دوسرا کان بات سنتے وقت اس نے بند کیا تھا۔؟

(۳) ایک آدمی دوسرے سے کہتا ہے کہ میں اپنا پاؤں تمہارے گھر میں نہیں رکھوں گا تو اس سے کیا سمجھے گا کہ متکلم کا ایک پاؤں ہے دوسرا نہیں ہے؟ اسلئے الحمد للہ ہم یہ کہنے میں بجانب حق ہیں کہ الاخذ بالیدوالی روایت میں ید سے مراد یدین ہے۔

(۴) اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ ید سے ید واحد مراد ہے تو یدین کے عدم ثبوت کو مستلزم نہیں کیونکہ ثبوت ید عدم ثبوت یدین کو مستلزم نہیں ہے کما یعلمه العلماء.

(۵) ان روایات کو صحیح بخاری صحیح مسلم جو ثقہ راویوں کے مقابلہ میں لانا اور اس پر فوقیت دینا یہ بھی خلاف عدل وانصاف کی بات ہے کیونکہ روایت بخاری و مسلم بالاتفاق صحیح ہے۔

باقی وہ روایات جن سے ان لوگوں نے استدلال کیا ھے

وہ روایات غریب ہیں جو ضعف کی دلیل ہے۔

(۱) وہ روایت جو ابن مسعودؓ کی ہے اس کے بارے میں امام ترمذیؒ خود کہتے ہے کہ یہ غریب ہے جو ضعف کی دلیل ہے اور علاوہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں قد اخرج الترمذی من حدیث ابن مسعودؓ رفعه من تمام التحیة الاخذ با لید وفی سنده ضعف. (فتح الباری ص ۶۸ ج ۱۱)

Scanned by CamSc

d by CamScanner

اس کے سند میں یحیٰ بن مسلم طائفی ہے محدثین کرامؒ اس کی تضعیف کرتے ہیں چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں میں نے یحیٰ بن مسلم طائفی کو خلط ملط کرتے ہوئے دیکھا۔ (تھذیب ص ۳۹۱ ج ۱۱)

امام نسائیؒ فرماتے ہیں ھو منکر الحدیث (تہذیب الکمال ص ۱۱۶ ج ۲۰)

امام ترمذیؒ خود فرماتے ہیں کہ میں نے یحیٰ بن مسلم طائفی کی اس روایت کے بارے میں حضرت امام بخاریؒ سے دریافت کیا تو آپؒ نے فرمایا کہ اس کی یہ حدیث محفوظ نہیں ہے امام دار قطنیؒ کہتے ہیں سیئی الحفظ وقال ابو بشیر الد ولابی لیس بقو ی الخ۔ (تھذیب التھذیب ص ۱۹۸ ج ۱۱)

اوامام ابوحاتم کہتے ہیں لا یحتج بہ الخ۔ (تہذیب الکمال ص ۱۱۶ ج ۲۰)

(۲) حدیث انسؓ ترمذی (ص ۹۷) میں ہے اس روایت میں حنظلة السدوسی ہے جو ضعیف ہے قال ابن المدینی :سمعت یحییٰ بن سعید وذکر حنظلہ السدوسی فقال : قد رأیتہ وترکتہ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک ضعیف ہے وقال ابو الحسن المیمونی عند احمد بن حنبلؒ ضعیف الحدیث امام بخاریؒ کے نزدیک ضعیف ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے ۔

(۳) تیسری روایت ترمذی کی ہے جو ترمذی نے خود اس کو غریب کہا ہے بلکہ اسمیں ایک راوی مجہول ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۷۵ ج ۱۸ انظر لسان المیز ان ص ۷۶ ج ۱) لہذا اس سے استدلال غیر تام ہے۔

(۴) روایت حضرت خذیفہ بن الیمانؓ میں بھی یعقوب بن محمد بن الطحلاء ہے وہ ضعیف ہے۔

قد ضعفہ ابو زرعة (انظر لسان المز ان ص ۳۱۰)

فقال فی المیزان :انہ متروك الخ (تہذیب ج ۳ ص ۳۳) وقال ابوحاتم :متروك الخ

(لسان المیز ان ج ۱۶ ص ۴)

(۵) حدیث انسؓ ہے اس حدیث کے سند میں میمون بن عجلان ہے وہ مدلس اور ابن حجر مزید کہتا ہے لا اعراف لہ حدیثا الخ (لسان المیز ان ص ۱۴۱ ج ۶)

(۶) روایت ابن عمرؓ کو خود امام ترمذیؒ نے غریب قرار دیا ہے۔

Scanned by CamScanner

وقال هذاالحدیث غریب من هذاالوجه وقال الحافظ ابن حجر تعرب الترمذی حدیثه الخ

(تهذیب التهذیب ص۱۲۲ج۱)

اس روایت میں ایک راوی ہے ابراہیم بن عبدالرحمٰن اس میں شک ہے کہ یہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام ہے یا ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن یزید بن اُمیّہ ہے۔ اور راوی کے اندر شک صحت حدیث کیلئے مُضر ہے۔

یہ حضرات جب صحیح حدیث پیش نہیں کر سکتے تو لغت کی کتابوں کی طرف دوڑتے رہتے ہیں مثلاً المصافحة الاخذ با لید والتصافح مثله و هی مفا علة من الصاق صفح الکف با لکف وا قبال الوجه علی الوجه الخ.

(لسان العرب ص۳۵۶ ج۷۔ مجمع البحار الانوار ۲۲۸ ج۔۳۔ مرقاۃ ص ۴۵۸۔ ج۸)

اس سے استدلال کرتے ہیں کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے سنت ہے دو ہاتھوں سے نہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ ید تو ہمارے لئے دلیل ہے کیونکہ دونوں ہاتھ سے مصافحہ کی حالت میں درحقیقت ایک ہاتھ سے مصافحہ ہوتا ہے کیونکہ ہر شخص کے ایک ہی ہاتھ کی ہتھیلی دوسری کی ہتھیلی سے ملاتا ہے اور جیسا کہ ذکر ہے جب اس سے بھی ان کا مطلب نہیں نکلتا تو شاہ انور شاہ کشمیریؒ کی عبارت سے دھوکہ دیتے ہیں اس نے عرف شذی میں لکھا ہے کہ صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ سنت ہے اور دو سے نہیں۔ معاذ اللہ کتنا جھوٹ اور افتراء ہے شیخ پر کیونکہ شاہ انور شاہ کشمیریؒ سے یہ قول ہرگز ثابت نہیں بلکہ عبارت یہ ہے۔

"ویکفی هذا لعمل بید واحدة تجزی وبا لیدین اکمل"

حالانکہ شاہ صاحبؒ نے تو صرف تجزی ید واحد کیساتھ لکھا ہے اور یدین کیساتھ اکمل لکھا ہے اس پر ایک عام آدمی بھی سمجھتا ہے کہ تجزی (صرف جائز) اور اکمل (کامل اور بہتر) میں افضل کون ہے۔؟ تو ظاہر یہ ہے کہ اکمل لفظ ہے اور پھر استدلال میں حماد بن زیدؒ کا قول بھی پیش کیا ہے کہ جس سے دو ہاتھ کا مصافحہ کی سنت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

میرے محترم بھائیو یہ بات بھی مسلّم ہے کہ ایک ہاتھ کے ساتھ مصافحہ کرنے کا طریقہ کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت

نہیں ہے اور کسی محدث یا مفسر یا مجتہد کے قول وعمل سے بھی ایک ہاتھ کے ساتھ مصافحہ کرنا ثابت نہیں ہے اور یہ بات بھی ہے کہ آج کل ایک ہاتھ سے مصافحہ غیر مسلم کا شعار ہے جیسا کہ محدث کبیر حضرت علامہ رشید احمد گنگوہیؒ نے فرمایا ان المصافحة بيد واحدة لما كانت شعار اهل الافرنج وجب تركه الخ

(الکوکب الدری شرح ترمذی ص ۱۳۲ ج ۲)

ہمارے ملک میں ایک ہاتھ کے ساتھ مصافحہ کرنا چونکہ اہل یورپ کا شعار ہے اسلئے اس طریقہ کو چھوڑنا واجب ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلموں کے ساتھ مشابہت سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ جیسا حدیث مبارکہ میں ہے من تشبه بقوم فهو منهم۔ (الحدیث) (مشکوٰۃ ص ۳۷۵)

ترجمہ: کہ جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں شمار ہوتا ہے اور نیز رسول اقدس ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا۔

ليس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهوا با اليهود والنصارىٰ فان تسليم اليهود الاشارة بالا صابع و تسليم النصارىٰ الاشارة بالكف (الحدیث) (مشکوٰۃ ص ۳۹۹)

ترجمہ: " کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ دوسرے قوموں کے ساتھ بھی مشابہت اختیار کرے اس لئے یہودیوں کے سلام کرنے کا طریقہ انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنے کا تھا اور عیسائیوں کے سلام کرنے کا طریقہ ہتھیلوں کے ساتھ اشارہ کرنے کا تھا" اور یہ بات قابل غور ہے۔

کہ ہاتھ سے اشارہ کے ساتھ سلام کرنے کی ممانعت صراحۃ اس حدیث شریف میں موجود ہے۔

چیلنج

ہم ان حضرات سے پوچھتے ہے کہ آپ لوگ جو صرف دائیں ہاتھ سے مصافحہ کو سنت اور دوسری ہاتھ لگانے کو بدعت قرار دیتے ہیں اگر آپ لوگوں کے پاس کوئی قولی حدیث موجود ہو جس طرح آنحضرت ﷺ نے حکم دیا تھا کہ "دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ" تو ایسا ہی حکم دکھاؤ کہ صرف دائیں ہاتھ سے مصافحہ کرو اور جس طرح نبی ﷺ نے استنجاء میں دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا تھا تو اگر آپ ﷺ نے مصافحہ میں بائیں ہاتھ

Scanned by CamScanner

CamScanner

لگانے سے منع فرمادیا ہوتو کوئی حدیث بخاری شریف و مسلم شریف کی پیش فرمائیں اگران میں نہ ہو، تو سنن اربعہ سے پیش فرمائیں، اگران سے بھی نہ ملے، تو دیگر کتب حدیث سے پیش کریں، اگر حدیث صحیح سے نہ ملے تو یہ اقرار کرلے کہ بائیں ہاتھ کیساتھ دائیں ہاتھ ملانے کے عدم جواز پر صحیح صریح حدیث ہمارے پاس نہیں تو پھر حسن درجہ کی حدیث پیش فرمادیں آپ لوگ اس حدیث قولی پیش کرنے سے بھی آج تک عاجز ہیں۔

(۲) یا اسی طرح حدیث مرفوع فعلی سے پیش فرمائیں کہ آنحضرت ﷺ صرف دائیں ہاتھ سے مصافحہ کرتے تھے بائیں ہاتھ بالکل الگ رکھتے تھے اگر صحیح صریح حدیث نہ ہوتو حسن پیش کریں۔

(۳) یا تو اسی طرح کوئی تقریری حدیث پیش کردیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کے سامنے صرف دائیں ہاتھ سے مصافحہ کرتے تھے اور آپ ﷺ اس پر سکوت فرماتے تھے اسکی کوئی صحیح حدیث بھی پیش فرمادیں تو جب صرف دائیں ہاتھ کے مصافحہ کے لئے کوئی حدیث صحیح بھی نہیں تو اس کو سنت کیسے کہا جارہا ہے کیونکہ بعض اوقات ایک بات حدیث سے ثابت تو ہوتا ہے مگر سنت نہیں ہوتی جیسے ایک کپڑے میں نماز پڑھنا حدیث میں ہے مگر سنت نہیں ہے۔

یا جوتے پہن کر نماز پڑھنا حدیث میں ہے مگر سنت نہیں ہے یا بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنا متفق علیہ حدیث سے ثابت ہے مگر سنت نہیں ہے کیونکہ سنت کے ثبوت کے لئے مواظبت شرط ہے جو یہاں نہیں پائی گئی تو صرف دائیں ہاتھ کے مصافحہ کے لئے تو حدیث بھی نہیں مواظبت کجا! لہذا اس کو سنت کہنا جھوٹ ہوا فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

عرض

ان حضرات میں سے معتدل مزاج انصاف پسند اور سلیم الطبع اشخاص سے امید ہے کہ وہ مذکورہ بَراہین کو بنظر عمیق پڑھ کر اپنی تعصب مزاجی سے دور ہوکر اتحاد واتفاق کی فضاء پیدا کرانے میں ممد اور معاون ہونگے۔

دعا ہے کہ حق سبحانہ وتقدس اس رسالہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور اہل زیغ کے لئے اس کو باعث ہدایت بنادے آمین ثم آمین۔

(اختتام ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ)

Scanned by CamScan

by CamScanner

جملہ حقوق بحق مدرسہ نصرۃ العلوم دوران پور پشاور محفوظ ہیں

ہماری دیگر مطبوعات

تیار کردہ
الحنفی پرنٹرز
0348-1992627

ناشر:
جامعہ نصرۃ العلوم دوران پور منظور آباد پشاور

Scanned by CamScan

by CamScanner